Chapter 8

سورۃ الانفال

Judicious & Beneficial distribution of extra possession

آیات 75

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہی رہا ہے کہ)!

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱﴾

1-(جو نازل کردہ نظامِ زندگی تم نافذ کررہے ہو اس کے طے شدہ انتظام کے مطابق) جو مال ودولت زیادہ ہونے کی وجہ سے بچ جاتا ہے (تو اے رسولؐ اس کے بارے میں) یہ تم سے پوچھتے ہیں! (کہ اس کا کیا کیا جائے؟ ان سے) کہو! کہ یہ زائد مال ودولت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے (یعنی رسولؐ، اللہ کے حکم کے مطابق ان میں تقسیم کرے اور ان پر خرچ کرے جو حقیقی ضرورت مند ہیں۔ اور اہم بات یہ ہے کہ دنیا کے مال ودولت کے لئے تم غلط راستے اختیار نہ کر بیٹھو)۔ لہٰذا، تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے تم نازل کردہ احکام وقوانین کو اختیار کئے رکھو اور آپس کے معاملات کو درست طور پر سنوارتے رہو۔ اور اگر تم نے نازل کردہ حقیقتوں کو تسلیم کرکے امن وبے خوفی کی راہ اختیار کرلی ہے تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔

(نوٹ: نفال: کا مادہ (ن ف ل) ہے۔ اس کا بنیادی مطلب ''ہر وہ عمل جو واجب سے زائد ہو'' اسے النفل کہتے ہیں۔ اس کی جمع انفال ہے۔ نفل بھی اسی سے نکلا ہے۔ جیسے کہ 17/79 میں نافلۃً استعمال ہوا ہے۔ اور 21/72 میں نافلۃً پوتے کے لئے استعمال ہوا ہے کیونکہ بیٹا تو اصل ہوتا ہے اور پوتا اس پر زائد ہوتا ہے۔ اس آیت میں انفال سے مراد ''مملکت کی وہ تمام آمدنی ہے جو متعین کردہ واجبات کے علاوہ ہو۔'' البتہ النفل کا مطلب عطیہ۔ ھبہ وغیرہ بھی ہیں' چنانچہ بعض لوگوں نے انفال کا مطلب مالِ غنیمت لے لیا ہوا ہے اور اسی کے مطابق اس آیت کا مطلب کرتے ہیں، مگر قرآن کے مجموعی نظامِ حیات کو، جو کہ ساری نوعِ انسان کے لئے ہے، اگر نگاہ میں رکھا جائے تو انفال کا مطلب مالِ غنیمت بہت کمزور محسوس ہوتا ہے)۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۚ﴿ۖ۲﴾

2-(اصل) ایمان والے وہ لوگ ہیں! کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (یعنی اللہ کے احکام وقوانین کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے تو ان کی خلاف ورزی کے جو تباہ کن نتائج نکلتے ہیں تو انہیں سن کر) ان کے دل لرز جاتے

ہیں۔اور جب ان آیات کو (یعنی ان احکام وقوانین اور سچائیوں کو) ان کے سامنے مزید بیان کیا جاتا ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے پروردگار کی (رہنمائی) پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

3-(اور) وہ لوگ جو نظامِ صلواۃ قائم کر لیتے ہیں اور جو کچھ ہم نے زندگی کی نشوونما کا سامان انہیں عطا کیا ہے وہ ان کے لئے کھلا رکھتے ہیں (جو حقیقی ضرورت مند ہیں)!

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾

4-تو حقیقت میں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے امن واطمینان کی راہ اختیار کر رکھی ہے (اور صلے کے طور پر ان کے) نشوونما دینے والے نے ان کے لئے اپنے پاس بلند درجات رکھے ہوئے ہیں (اور وہ انہیں اپنی) حفاظت میں لے لے گا اور انہیں زندگی کی نشوونما کے لئے باعزت سامان میسر آتا رہے گا۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾

5-(اور اے رسولؐ! تمہاری جدوجہد کے دوران) جیسا کہ تمہارا پروردگار (معرکۂ بدر کے لئے) حقیقت کے مطابق تمہیں تمہارے گھر سے نکال لایا تھا مگر تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں سے ایک گروہ کو یہ سخت ناگوار گزرا تھا۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾

6-(اور اس سلسلے میں اس گروہ کے لوگ) تم سے جھگڑا کرتے تھے کہ تمہارا فیصلہ حقیقت کے مطابق تھا (یا نہیں)۔ (حالانکہ دشمن کے نظر آنے والے حربوں سے یہ امر یقینی تھا کہ تصادم ہو کر رہے گا۔اور اسی وجہ سے) اس کے بعد تو معاملہ واضح ہو چکا تھا (کہ اہلِ ایمان کو اب دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جانا پڑے گا۔مگر موت سے ڈرنے والوں کا حال یہ تھا) کہ گویا وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں اور اسے اپنی آنکھوں کے سامنے کھڑا دیکھ رہے ہیں۔(اس لئے نہ وہ خود نکلنا چاہتے تھے اور نہ یہ چاہتے تھے کہ رسولؐ جنگ کے لئے میدان میں نکلے)۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾

7-اور (معرکوں اور خطروں سے بھری اس جدوجہد کا ٹکراؤ جب آگے بڑھتا چلا گیا تو اے اہلِ ایمان! یاد کرو کہ تمہارے مخالفین کے قافلے یا لشکر کے) دو گروہوں میں سے ایک پر تمہارے غالب رہنے کا اُس وقت اللہ نے تم سے وعدہ بھی کیا

تھا۔اور حقیقت یہ ہے کہ تم یہ چاہتے تھے کہ تمہارا (تصادم ان کے قافلے کے ساتھ ہو جو) غیر مسلح تھا (اور لڑائی کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔) مگر اللہ یہ چاہتا تھا (کہ تمہارا مقابلہ ان کے لشکر سے ہو) تا کہ اللہ اپنی باتوں کی سچائی کو ثابت کر دے اور ان لوگوں کی جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہو، جڑ کاٹ دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨﴾

8-(اور) اس طرح سچائی، سچائی بن کر اور غیر سچائی، غیر سچائی کی حیثیت سے (دنیا کے سامنے آجائے) چاہے مجرموں پر یہ بات کیسی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿٩﴾

9-اور اُس وقت (تمہیں دشمن کی قوت کا اس درجہ احساس تھا کہ) تم اپنے پروردگار سے (فتح ونصرت) کی دعائیں مانگ رہے تھے، اور اللہ نے تمہاری دعائیں قبول کر لی تھیں۔ (اور کہا تھا! کہ اگر دشمن کا لشکر ایک ہزار ہے تو گھبراؤ نہیں، کیونکہ) میں تمہاری مدد ایک ہزار فرشتوں سے کروں گا جو لگا تار آتے رہیں گے۔

(نوٹ: اس آیت پر بعض ناقدین مندرجہ ذیل نکات کی جانب توجہ دلاتے ہیں: کہ اللہ نے بجائے فرشتوں کے، اپنی طاقت سے یک بیک رسولؐ کے دشمنوں کو کیوں نہ فنا کر دیا؟ اور فرشتوں کو پے در پے یا لگا تار اتارنے کی بجائے ایک ہی دفعہ اتار کر کیوں نہ دشمن کو فنا کر دیا؟ بہر حال اگر قرآن کی مجموعی آگاہی کو سامنے رکھا جائے تو اللہ کے احکام وقوانین اور مدد ورہنمائی کا بنیادی مقصد نوعِ انساں کو مشاہدات اور تجربات میں سے گزار کر اس کے احساسات وجذبات اور دانش کی تربیت کرنا ہے تا کہ اس کے اعمال کے نتائج کا فیصلہ اس کے ارادوں اور رویوں کی درستگی اور سچائی کی بنا پر ہو نہ کہ کامیابی یا ناکامی کی بنا پر، ورنہ تو اللہ یک بیک جب چاہے فنا کر دے اور جب چاہے زندہ کر دے یا تعمیر کر دے مگر اس طرح انسانی اعمال اور ان کے نتائج کی اہمیت ختم ہو جائے گی لیکن یہ نظام اللہ نے ویسا نہیں بنایا بلکہ ایسا بنایا ہے جس میں سے کہ انسان گزر رہا ہے)۔

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ ع 1 10 15

10-اور اس (مدد ورہنمائی) کو تو اللہ نے صرف خوشخبری بنایا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ اس سے تمہارے قلب اطمینان پکڑ جائیں۔مگر (یاد رکھو کہ) کوئی نصرت ومدد ایسی نہیں جو اللہ کے سوا کسی کے پاس ہو کیونکہ اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ اللہ لامحدود غلبے کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے پیشِ نظر درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴿١١﴾

11-(اور اے اہلِ ایمان! اسے بھی مت فراموش کرو کہ تمہارے پاس دشمن کے مقابلے میں بہت کم طاقت ہونے کے باوجود) اس نے اس وقت تم پر امن وسکون طاری کر دیا تھا اور تم پر آسمان سے پانی نازل کر دیا تھا تاکہ تم تروتازہ وصاف و پاک ہو جاؤ اور تم سے شیطان کی خرابیاں پیدا کرنے والی ناپاک حالت کو دُور ہٹا دے اور تمہارے جذبوں وحوصلوں کو مضبوط کر کے تمہارے قدم جما دے۔

(نوٹ: یہ آیت بعض مشکل حالات کے خلاف جدوجہد کے دوران بذریعہ غسل جسمانی تروتازگی اور پاکیزگی کا براہِ راست جذبوں اور حوصلوں کو مضبوط تر کرنے کی حیثیت کی آگاہی دیتی ہے)۔

اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّكَ اِلَی الۡمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیۡ مَعَكُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ سَاُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَاضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ كُلَّ بَنَانٍ ؕ﴿۱۲﴾

12-(اور اے رسولؐ! یہ وہ وقت تھا) جب تمہارے نشوونما دینے والے نے فرشتوں کی جانب وحی کی تھی کہ (میری تائید ونصرت) تمہارے ساتھ ہے اور تم ان لوگوں کے قدم جمائے رکھو جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم کر رکھا ہے، اور جنہوں نے ان کا انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے تو میں بہت جلد ان کے دلوں میں تمہارا رعب طاری کردوں گا۔لہذا، تم (دشمن کی) گردنیں اڑاتے جاؤ اور ان کی قوت کا ہر ذریعہ تہس نہس کردو۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ۚ وَمَنۡ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۳﴾

13-یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی (یعنی وہ لوگ اللہ کے احکام وقوانین کی دشمنی میں رسولؐ کے خلاف جنگ کے لئے نکل پڑے تھے)۔لہٰذا، جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ اللہ اسے سخت سزا دے گا۔

ذٰلِكُمۡ فَذُوۡقُوۡهُ وَاَنَّ لِلۡكٰفِرِیۡنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

14-(ان سے کہا جائے گا! کہ اللہ اور رسولؐ سے مقابلہ کرنے والو تمہارے اعمال کی سزا) یہ ہے۔لہٰذا تم اس کا مزا چکھو اور اس میں بھی کوئی شک وشبے والی بات نہیں کہ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے آگ کا عذاب ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡهُمُ الۡاَدۡبَارَ ﴿۱۵﴾ۚ

15-(اس لئے) اے اہلِ ایمان! جب کافروں سے تمہارا آمنا سامنا ہو (تو پوری قوت سے ڈٹ کر) لڑو اور مت پشت دکھاؤ۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

16-اور جو کوئی اس دن ان سے پشت پھیرے گا سوائے اس کے کہ اس نے کوئی جنگی چال اختیار کرنی ہو یا اپنے لشکر سے جا ملنا چاہتا ہو تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ پلٹ رہا ہوتا ہے اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جو کہ بہت ہی بُرا مقام ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

17-(اور اے اہلِ ایمان! یاد رکھو کہ) ان کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا ہے۔ اور جب تم نے (ان پر تیر) پھینکے تھے تو وہ تم نے نہیں پھینکے تھے بلکہ وہ اللہ نے پھینکے تھے اور اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ اپنی طرف سے اہلِ ایمان کو ایک مشکل آزمائش سے حسین طور پر گذار دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تو سب کچھ سننے والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے (کہ کس کی مدد کرنی ہے اور کس کو تباہ کرنا ہے)۔

(**نوٹ**: بعض مفسرین اس طرح کی آیات سے یہ اخذ کرتے ہیں کہ "محمدؐ اللہ کا روپ تھے اس لئے محمدؐ کے ہاتھ اللہ کے ہاتھ ہیں، وغیرہ۔ مگر قرآن 5/17 کے حوالے سے ایسے تصورات و تجزیات سے انکار کرتا ہے۔ لہٰذا، یہ آیت اس حقیقت کی آگاہی دیتی ہے کہ اہلِ ایمان کی لڑائیاں اللہ کے حکم کے تحت اس کے نظام کو بلند کرنے کے لئے لڑی گئیں تھیں۔ چنانچہ کمانڈر جب حکومت کے حکم سے فوج کشی کرتا ہے تو وہ جنگ اس حکومت کی طرف سے سمجھی جاتی ہے یا جب فوج کمانڈر کے حکم سے حملہ کرتی ہے تو وہ حملہ کمانڈر ہی کر رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا، اس بات کو اسی تناظر میں لیا جانا چاہیے کہ اہلِ ایمان کی جنگیں مکمل طور پر اللہ کے حکم کے ماتحت تھیں اس لئے اللہ نے اہلِ ایمان سے کہا ہے کہ وہ قتل تم نے نہیں کئے بلکہ اللہ نے کئے یعنی اس کی ذمہ داری اللہ پر ہے)۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

18-یہ تو ہوا (کہ ابھی، اے رسولؐ! یہ تمہاری پہلی فتح ہے اور اس کے بعد سمجھ لو کہ تم ان پر غالب آ کر رہو گے)۔ اور یہ کہ وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے (اور تمہارے خلاف چالیں چل رہے ہیں تو) اللہ ان کی خفیہ تدبیروں کو کمزور کر کے (انہیں ناکام و نامراد کرنے والا ہے)۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع 2/9/16

19-(لہٰذا ان کافروں سے کہہ دو) کہ اگر تم چاہتے تھے کہ تمہارے پاس دوٹوک فیصلہ آ جائے تو یہ فتح کی (صورت میں

ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ) آ گیا ہے۔اس لئے اگر تم (آئندہ چالوں سے اور سرکشی سے) باز رہتے ہو تو وہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے اور اگر تم پھر یہی کرو گے تو پھر ہم بھی یہی کریں گے (اور تمہیں سزا دیں گے)۔اور تب تمہاری تعداد چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو وہ ہر گز تمہارے کام نہ آ سکے گی ۔اور اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ اللہ اہلِ ایمان کے ساتھ ہوتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

20-(چنانچہ) اے وہ لوگو! جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے امن و بے خوفی کی راہ اختیار کر لی ہے تو تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو (یعنی تم اللہ کے احکام وقوانین کی پیروی کرو جنہیں رسولؐ نے متشکل کیا)۔لہٰذا، اس کا (حکم) سننے کے بعد اس سے مت منہ پھیرو (بلکہ اس کے مطابق عمل کرو)۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

21-اور (یاد رکھو کہ) تم ان لوگوں جیسا نہ ہو جانا، جو کہتے تو یہ ہیں! کہ ہم نے (احکام) سن لئے۔حالانکہ وہ نہیں سنتے (کیونکہ وہ نہ ان پر غور کرتے ہیں اور نہ انہیں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں)۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

22-(اسی لئے) تم تحقیق کر کے دیکھو لو تو اِسی نتیجے پر پہنچو گے کہ اللہ کے نزدیک یہ (انسانی شکل میں) بدترین قسم کے جانور ہیں کیونکہ یہ بہرے اور گونگے بنے رہتے ہیں اور اپنی عقل سے کام ہی نہیں لیتے۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

23-چنانچہ اگر اللہ کو ان میں کسی بھی بھلائی کا پتا چلتا تو وہ ضرور انہیں سننے کی توفیق دیتا (تا کہ یہ سچائیوں کے مطابق عمل کر سکتے۔مگر یہ لوگ تو سچائیوں کو سن کر بھی اَن سنا کر دیتے ہیں)۔اور اگر اللہ انہیں (اپنے احکام) سنا دے تو وہ ضرور پھر جائیں کیونکہ وہ (سچائیوں سے) منہ پھیر لینے والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

24-(بہر حال) اے اہلِ ایمان! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں اس بات کے لئے آواز دیں جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہو (یعنی اس آگاہی کی جانب بلائیں جو تباہیوں سے بچا لینے والی ہو تو جواب دو! کہ یہ لو ہم آ گئے) اور تمہیں علم ہونا چاہیے کہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان اللہ حائل ہے (تا کہ انسان کو شیطان کی گمراہی اور تباہی سے بچایا جائے۔اسی لئے

انسان کو اپنے دل کی بجائے اللہ کی بات سننی چاہیے) کیونکہ تم اللہ ہی کی طرف اکھٹے کئے جاؤ گے (جہاں تمہاری جوابدہی ہو گی)۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۵

25-لہٰذا اس تباہ کن آزمائش کی تباہی سے بچنے کی تگ و دو کرو جو تم میں سے صرف ایسے لوگوں تک محدود نہیں رہے گی جو دوسروں کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرنے والے ہیں (بلکہ اس کی زد میں وہ لوگ بھی آئیں گے جنہوں نے اس ظلم کو روکنے کی کوشش نہ کی)۔ اور تمہیں علم ہونا چاہیے کہ اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے (تا کہ ظلم کرنے والے، ظلم دیکھتے رہنے والے اپنے آپ کو درست کر لیں اور اللہ کے احکام و قوانین کے مطابق زندگی بسر کریں)۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۲۶

26-اور (اللہ کے نظام کی پیروی کے حسین نتائج کا اندازہ تم خود اپنی حالت سے لگاؤ کہ) جب تم تعداد میں کم تھے اور قوت کے اعتبار سے بھی کمزور تھے اور تمہیں یہی خطرہ رہتا تھا کہ مخالف انسان تمہیں اُچک کر نہ لے جائیں مگر (اس وقت) اس نے تمہیں اپنی مدد سے جائے پناہ مہیا کر دی اور تمہارے ہاتھ مضبوط کر دیے اور تمہیں خرابیاں نہ پیدا کرنے والی پاکیزہ و خوشگوار اشیاء میں سے زندگی کی نشو ونما کا سامان فراہم کیا تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ یعنی تم اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اللہ سے اُس کی احسان مندی کا اظہار کرو۔

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۷

27-(چنانچہ اب جبکہ تم نے خود نتائج دیکھ لئے ہیں) تو اے اہلِ ایمان! تم اللہ اور رسول سے (نازل کردہ احکام و قوانین اور ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں) مت خیانت کرنا اور نہ ہی آپس کی امانتوں میں خیانت کرنا کیونکہ تم جانتے ہو (کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا نکلتا ہے)۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۲۸ ع 3/9/17

28-اور (تمہیں) یہ بھی معلوم ہونا چاہیے (کہ اللہ اور رسولؐ کی آواز پر لبیک کہہ دینا آسان نہیں ہے کیونکہ) تمہارے اموال اور تمہاری اولاد (تو تمہارے لئے سب سے بڑی) آزمائش ہے (جن کی محبت تمہیں اس آواز پر لبیک کہنے سے روک سکتی ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اللہ کے احکام پر عمل کرنے) کا عظیم صلہ اللہ ہی کے پاس ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

29-(اس لئے) اے اہلِ ایمان! اگر تم تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین اختیار کیئے رکھو گے تو وہ تمہیں ایک امتیازی زندگی عطا کردے گا اور تمہاری بُرائیاں تم سے دُور کر کے تمہیں اپنی حفاظت میں لے لے گا کیونکہ اللہ ہی بنیادی وکشادہ فراوانیاں و فضیلتیں عطا کرنے والا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

30-اور (اے رسولؐ! یاد کرو اس وقت کو) جب کافر تمہارے خلاف خفیہ تدبیریں کر رہے تھے کہ تمہیں کسی جگہ بند کر رکھیں یا قتل کرڈالیں یا جلاوطن کردیں، یوں وہ اپنی چالیں تیار کرتے تھے۔ مگر اللہ اپنے پوشیدہ طریقوں سے کام لے رہا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر تدابیر کرنے والا ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

31-اور (ان کا رویہ تو یہ ہے کہ) جب ان کے سامنے نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین پیش کیے جاتے ہیں تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ بے شک ہم نے انہیں سن لیا ہے (مگر ان میں کون سی خاص بات ہے۔ کیونکہ) اگر ہم چاہیں تو ان جیسی (آیات) ہم خود بھی کہہ سکتے ہیں (اس لئے کہ ان میں اس کے سوا اور کیا ہے کہ) یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾

32-اور (اے رسولؐ! اس بات کو بھی یاد کرو کہ) جب انہوں نے کہا تھا! کہ اگر یہ (آیات) واقعی ایک حقیقت ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے ہیں (تو پھر انتظار کس بات کا ہے، اللہ) ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسادے یا ہمیں کسی درد ناک عذاب میں مبتلا کردے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

33-حالانکہ (اے رسولؐ! انہیں علم ہونا چاہیے کہ اس وقت تک) اللہ ان پر عذاب نازل کرنے والا نہیں تھا جب تک تم ان میں موجود تھے۔ اور نہ اللہ کا یہ طریقہ ہے کہ لوگ اللہ کی حفاظت مانگنے کے لئے (آگے بڑھ رہے ہوں) تو وہ ان پر عذاب لے آئے (کیونکہ یہ تو اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ لوگ اہلِ ایمان میں شامل ہو رہے ہیں)۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- لیکن اب کیوں نہ اُنہیں سزا دی جائے جبکہ وہ کعبے کے لئے راستے ہی بند کر رہے ہیں (جسے ہم نے واجب الا حترام قرار دے رکھا ہے)۔ اس لئے یہ قطعاً اس قابل نہیں رہے کہ انہیں کعبہ کا سرپرست رہنے دیا جائے۔ اس کے سرپرست صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین کو اختیار کئے رکھتے ہیں۔ حالانکہ (یہ بھی حقیقت ہے کہ انسانوں کی) اکثریت تو یہ بھی نہیں جانتی (کہ کعبہ کا مقصد کیا ہے)۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- اور (کعبہ کا سرپرست ہونا تو ایک طرف) ان کے لئے نظامِ صلواۃ کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں رہ گیا کہ بیت اللہ کے پاس سیٹیاں بجائیں اور تالیاں پیٹیں۔ (یہ تو سراسر صلواۃ کی حقیقت کے ہی خلاف ہے۔ لہٰذا، ان سے کہہ دیا جائے گا کہ) اب تم اس وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو کہ تم نازل کردہ حقیقتوں کو جھٹلا کر سرکشی اختیار کر لیا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ۙ

36- اگر تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اِسی نتیجے پر پہنچو گے کہ (ان لوگوں کا اللہ اور رسولؐ کے خلاف جنگ کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ یہ) کافر لوگ اپنے مال و ذرائع کو اللہ کی راہ سے روکنے کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔ لہٰذا، ابھی وہ اسے ایسے ہی خرچ کرتے رہیں گے۔ مگر (آخرِ کار ان کے یہ طریقے انہی کے لئے) پچھتاوے بن کر رہ جائیں گے۔ کیونکہ وہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا ہے انہیں اکھٹا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ع

ع 4 9 18

37- (اور اللہ کا یہ طریقہ اس لئے ہے) تا کہ اللہ خبیث کو طیب سے (یعنی خرابیاں پیدا کرنے والے کو خرابیاں نہ پیدا کرنے) والے سے علیحدہ کر دے۔ اور خرابیاں پیدا کرنے والوں کو ایک دوسرے کے اوپر تلے رکھ دے۔ پھر سب کو جمع کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔ چنانچہ یہ ہیں وہ لوگ جو خسارا اٹھانے والے ہو جاتے ہیں (کیونکہ وہ قریب آئی ہوئی کامیابیوں کو اپنی برائیوں کی وجہ سے ناکامیوں میں بدل لیتے ہیں)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

38-(اس لئے اے رسولؐ) تم ان لوگوں سے جنھوں نے کفر اختیار کر رکھا ہے، کہہ دو! کہ اگر وہ (اپنے کافرانہ طریقوں سے) باز آ جائیں تو انہیں حفاظت میں لے لیا جائے گا اور جو گذر چکا ہے (اس کے لئے ان سے درگذر کر لیا جائے گا)۔ لیکن اگر یہ پھر وہی کچھ کریں گے تو اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ جو کچھ پہلی (قوموں کے ساتھ) طریقہ ہوتا رہا ہے (ویسی ہی تباہی کا سامنا انہیں بھی کرنا پڑے گا)۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

39- بہر حال (جب تک یہ اپنی حرکتوں اور تصادم سے باز نہیں آتے تو) تم بھی ان کے خلاف جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ یہ فتنہ (یعنی یہ خون ریز آزمائش) نہ رہ جائے اور سارے کا سارا نظامِ زندگی ایسا ہو جائے (جیسا حکم) اللہ نے دیا ہے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں (تو یہ ان کے لئے ہی بہتر ہے۔ ویسے بھی) یہ حقیقت ہے کہ وہ جو کام بھی کر رہے ہیں وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

40- اور اگر یہ (اپنے معاہدے سے) پھر جاتے ہیں (تو گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ) تم جانتے ہو کہ یقیناً اللہ ہی تمہارا ولی ہے۔ (اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ اللہ کس قدر) اچھا ساتھی اور اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

الجزء 10

41- اور (جنگ کے سلسلے میں یاد رکھو کہ تمہاری جنگ بے عدلی قائم کرنے کے لئے یا مال لُوٹنے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ جنگ میں ہاتھ آیا ہوا مال عدل واحسان کی بنیاد پر تقسیم کیا جانا چاہئے، چنانچہ) تم اس کا علم حاصل کر لو کہ (میدانِ جنگ میں فتح کے بعد) جو مالِ غنیمت بھی ملے گا اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہے (یعنی یہ حصہ اللہ کے دین کو مستحکم رکھنے کے لئے اسلامی ریاست کا ہوگا کیونکہ رسولؐ ہی اسلامی ریاست کی مرکزی اتھارٹی ہیں اور باقی جن میں تقسیم ہوگا وہ اس طرح ہے کہ میدانِ جنگ میں جانے والوں اور کام آ جانے والوں) کے اقرباء کے لئے اور یتیموں (یعنی بے یار ومددگار اور تنہا رہ جانے والوں) کے لئے اور ان کے لئے جن کا چلتا ہوا کاروبار رک گیا ہو (یا جو کسی حادثے یا بیماری کی وجہ سے کام کاج کے قابل نہ رہے ہوں) اور ان مسافروں کے لئے (جو مدد کے محتاج ہوں)۔ (اگرچہ ہاتھ آیا ہوا مال اس طرح تقسیم کرنے کے لئے پیش کر دینا مشکل

ہے) لیکن اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور ان (احکام وقوانین) پر جو ہم نے اپنے بندے (یعنی محمدؐ) پر اس دن نازل کئے تھے جب دو لشکر ایک دوسرے کے مقابل آئے تھے اور (حق و باطل) نکھر کر سامنے آ گیا تھا (تو تمہارے لئے ایسا کرنا مشکل نہیں ہوگا اور یاد رکھو کہ) اللہ نے ہر شے کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں (اس لئے اس طرح مالِ غنیمت کو تقسیم کئے جانے سے تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا)۔

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾

42-(بہر حال غزوہ بدر کا) وہ وقت یاد کرو جب تم وادی کے اس جانب تھے اور دشمن دوسری جانب (پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا) اور قافلہ تم سے نچلی طرف سے گزر رہا تھا (اور وہ سمندر کے کنارے کنارے نکل گیا تھا)۔ اگر تم نے آپس میں ہی فیصلہ کرنا ہوتا کہ (جنگ کی جائے یا نہ کی جائے تو تمہارا اس سلسلے میں) ضرور اختلاف ہو جاتا (کیونکہ کچھ دشمن کی کثرت سے خائف تھے اور کچھ قافلہ لُوٹنا چاہتے تھے)۔ لیکن اللہ کے حکم کا تقاضا یہ تھا (کہ تمہارا ٹکراؤ دشمن کے لشکر سے ہی ہو) تاکہ جو بات ہو کر رہنی ہے اس کا فیصلہ ہو جائے (اور یہ بھی کہ اسلام اور جاہلیت میں سے) جسے ہلاک ہونا ہے وہ دلیلِ روشن کے ساتھ ہلاک ہو اور جسے زندہ رہنا ہے وہ بھی دلیل روشن کے ساتھ زندہ رہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (کہ کسے قائم رہنا ہے اور کسے قائم نہیں رہنا ہے)۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾

43-(اور اے رسولؐ! جنگ شروع ہونے سے پہلے کا) وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے تمہارے دشمن کو تمہارے خواب میں تھوڑی تعداد میں کر کے دکھایا تھا (یعنی یہ کہ اگرچہ دشمن تعداد میں زیادہ ہوگا مگر ان میں وہ ارادہ بہت کم ہوگا جس سے جنگ لڑی جاتی ہے) اور اگر کہیں وہ تمہیں ان کی تعداد زیادہ دکھاتا تو ضرور تم لوگ ہمت ہار جاتے اور لڑائی کے معاملہ میں جھگڑا شروع کر دیتے۔ لیکن اللہ ہی نے اس سے تمہیں بچا لیا کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ سینوں میں یعنی احساسات میں ابھرنے والی ہر بات سے واقف ہے۔

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾

ع 5 7 1

44- لیکن (ذرا غور کرو کہ) جب تم دونوں فریق ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے تو اللہ نے ایسا کیا تھا کہ تمہاری نظروں میں دشمن کو کم کر کے دکھا دیا (کیونکہ تمہارے دلوں میں ایمان کی قوت مستحکم ہو چکی تھی) اور ان کی نگاہوں میں تمہیں تھوڑا کر کے دکھایا (کیونکہ تعداد میں تم تھے ہی تھوڑے اس سے وہ طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر وہ والا توازن کھو بیٹھے جو جنگ کرنے کے لئے لازمی ہوتا ہے)۔ یہ سب کچھ اللہ نے اس لئے کیا تاکہ جو کام ہونا تھا وہ مکمل ہو جائے (یعنی اس مرحلے سے گزر کر اہلِ ایمان ایک واضح قوت کی حیثیت سے اپنی مرکزیت اور اجتماعیت مستحکم کر لیں اور جنگ و دشمن کی تعداد کے خوف سے آزاد ہو جائیں) اور (یہ بھی یاد رکھو کہ آخرِ کار) سارے معاملات اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں (اس لئے ہر ایک کو جوابدہی کے لئے تیار رہنا چاہئے)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝۴۵

45- (اب ذرا اس راز پر غور کرو جس سے بڑا لشکر چھوٹا نظر آتا ہے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ جاتی ہے تو اس سلسلے میں) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تو جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تمہیں یقینی کامیابی ہو گی۔

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۝۴۶

46- اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ (مگر ایسا نہ ہو کہ تم) آپس میں ہی لڑنے لگ جاؤ اس طرح تمہارے اندر ہی کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری قوت منتشر ہو جائے گی۔ اس لئے (یک جان ہو کر) ثابت قدمی سے ڈٹ جاؤ۔ کیونکہ اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ اللہ کی (تائید ونصرت) ان کے ساتھ ہوتی ہے جو ثابت قدمی سے ڈٹ جانے والے ہوتے ہیں۔

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ۝۴۷

47- اور (یاد رکھو! کہ تم کہیں) ایسے لوگوں جیسا نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور انسانوں کو (اپنی شان) دکھاتے ہوئے نکلے (اور مقصد یہ تھا) کہ لوگوں کو اللہ کے احکام کی جانب سے روک دیا جائے۔ لیکن وہ جو کچھ کر رہے ہوتے ہیں اللہ ان سب کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہوتا ہے۔

وَاِذۡ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الۡيَوۡمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىۡ جَارٌ لَّكُمۡ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۴۸

ع 6 4 2

48-اور پھر ایسا ہوا تھا کہ شیطان نے ان کے (تکبر اور شان وشوکت) کو ان (کی نگاہوں میں بڑا) خوشنما بنا کے دکھا دیا۔ اور اس نے (ان سے) کہا! کہ آج (اہلِ ایمان) میں سے کوئی نہیں جو تم پر غالب آ سکے اور تم یقین رکھو کہ میں تمہاری حمایت کرنے والا ہوں۔ مگر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو وہ یہ کہتے ہوئے الٹے پاؤں بھاگ نکلا کہ یقیناً مجھے تم سے کچھ سروکار نہیں کیونکہ بلاشبہ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے (اور وہ یہ ہے) کہ میں واقعی اللہ سے ڈرتا ہوں کیونکہ اللہ (بُرے اعمال کے بدلے میں) سخت سزا دینے والا ہے۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾

49- مگر منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں میں روگ کی (وجہ سے نیت ہی درست نہیں تھی، وہ) کہتے تھے! کہ (مسلمانوں) کو ان کے دین نے دھوکہ دے رکھا ہے (کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ کم ہونے کے باوجود ہم غالب آئیں گے اس لئے کہ ہم سچائیوں کو تسلیم کرنے والے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ) جو کوئی اللہ پر مکمل اعتماد کر لیتا ہے تو اس میں کوئی شک و شبے والی بات ہی نہیں کہ اللہ لامحدود غلبے کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق اٹل فیصلے کرنے والا ہے (اس لئے وہ بھروسہ کرنے والوں کو ایسی مدد سے نواز دیتا ہے جو انہیں کامرانیوں تک لے جاتی ہے)۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾

50-اور (یہ لوگ اس وقت اس قدر تکبّر سے باتیں کر رہے ہیں تو) اگر تم (وہ منظر) دیکھو جب کافروں کی زندگی کی مدت پوری ہو جانے پر فرشتے (ان سے ان کی زندگی چھین رہے ہوتے ہیں تو) وہ ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر ضربیں لگاتے جاتے ہیں اور (کہتے جاتے ہیں کہ اب تم) عذاب الحریق کا مزہ چکھو (یعنی وہ عذاب جس میں جلن ہی جلن ہے اور جو سب کچھ جلا کر تباہ کر دیتا ہے)۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۙ﴿۵۱﴾

51-یہ (بہر حال، سب تمہارے ان اعمال کا) نتیجہ ہے جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں سے آگے بھیجا ہے اور (یہ بھی یاد رکھو! کہ) اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا یعنی وہ کسی کے حقوق میں کمی کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی نہیں کرتا۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

52-(مگر اے رسولؐ! یہ جو معاملہ تمہارے ساتھ پیش آرہا ہے تو یہ نیا نہیں ہے بلکہ یہ) ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے قومِ فرعون کے ساتھ ہو گزرا ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بھی جو اس سے پہلے ہو گزرے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے بھی اللہ کے احکام و قوانین اور سچائیوں سے انکار کردیا تھا پھر اپنے گناہوں کی وجہ سے ہی وہ اللہ کی گرفت میں آگئے اور اس میں کوئی شک و شبے والی بات ہی نہیں کہ اللہ لامحدود قوت والا ہے (جس کی وجہ سے) وہ سزا بھی سخت دیتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾

53-(اور) یہ بالکل اللہ (کے اس حکم کے مطابق ہے) کہ وہ کسی نعمت کو جو اُس نے کسی قوم کو دے رکھی ہوا سے (اُس وقت تک) نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود (اپنے طرزِ عمل کو نہیں) بدل دیتی (جس کی وجہ سے وہ ان نعمتوں کے اہل ہی نہیں رہتی)۔ اور (تب اللہ یہ نعمتیں اس لئے چھین لیتا ہے) کہ وہ ہر بات سنتا ہے اور ہر چیز جانتا ہے (اس سے کچھ بھی چھپایا نہیں جاسکتا)۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾

54-(چنانچہ یہ ہے اللہ کا) وہ دستور جس کی بنیاد پر قومِ فرعون اور اس سے پہلے والی قوموں کے (فیصلے کردیے گئے) جنھوں نے اپنے رب کے احکام و قوانین اور سچائیوں کو جھٹلایا تھا۔ اسی وجہ سے انہیں ان کے گناہوں کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔ اور ہم نے قومِ فرعون کو غرق کردیا کیونکہ وہ سارے کے سارے ظالم تھے یعنی وہ سب دوسروں کے حقوق میں کمی کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرنے والے تھے اور انسانوں پر جبر و تشدد کیا کرتے تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾

55-(لہٰذا) یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ کے نزدیک سب جانوروں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں یعنی جنھوں نے نازل کردہ سچائیوں و احکام و قوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے اور پھر وہ ایمان ہی نہیں لاتے۔

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾

56-(اور اے رسولؐ جن سے تمہارا واسطہ ہے ان میں بھی کئی ایسے ہیں جن کا یہی طرزِ عمل ہے) اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کوئی معاہدہ کرتے ہو تو یہ ہر بار اپنے عہد و پیمان کو توڑ ڈالتے ہیں اور یہ اپنے ان طریقوں کے تباہ کن نتائج سے بچنے کی کوشش ہی نہیں کرتے (لایتقون)۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

57-چنانچہ اگر یہ لوگ میدانِ جنگ میں تمہارے سامنے آئیں تو ان کے ذریعے ان کے پیچھے آنے والوں کو بھگا دو (یعنی انہیں ایسی سزا دو کہ جو ان کے پیچھے آکر ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں وہ ان کی سزا کو دیکھ کر بھاگ جائیں)۔ ہوسکتا ہے یہ اس سے عبرت پکڑیں (اور عہد شکنی نہ کریں)۔

ع 10 7 3

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

58-اور (عہد کی پابندی اسی قدر ضروری ہے کہ اے رسولؐ) اگر تمہیں کسی قوم کی جانب سے خیانت یعنی عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو تم وہ معاہدہ ان کی طرف پھینک دو تا کہ دونوں برابر ہو جائیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

59-اور وہ لوگ جنھوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کا انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے تو وہ (اپنی کسی برتری سے) یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ وہ سبقت لے گئے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ (اللہ) کو بے بس کر ہی نہیں سکتے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

60-لہٰذا! (دشمن) کے مقابلے کے لئے تیاری جاری رکھو اور جس قدر ممکن ہو سکے اپنی قوت و تیز ترین حرکت کے پختہ انتظام سے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور انہیں بھی جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے، ان سب کو خوفزدہ کر کے رکھو۔ اور اللہ کے اس راستے کے (استحکام کے) لئے تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا واپس مل جائے گا اور تمہارے حقوق میں کوئی زیادتی و بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

(**نوٹ**: اِس آیت میں الخیل کا مطلب عام طور پر گھوڑے لیا جاتا ہے۔ لیکن الخیل کا مادہ (خ ی ل) ہے جس کا بنیادی مطلب خیال ہے یعنی عقل کی یا سوچ کی تیز ترین حرکت جو کہ بعد میں عملی فیصلوں کی بنیاد بنتی ہے۔ البتہ اِس حرکت کی وجہ سے الخیل کا مطلب گھوڑے اخذ کیا گیا ہے)۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾

61-اور اگر وہ (یعنی دشمن) صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی اس کے لئے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر مکمل اعتماد کر لو کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہر بات سنتا ہے اور ہر بات جانتا ہے (لہٰذا اللہ کو جنگ یا صلح کے معاملات میں فریب نہیں دیا جا سکتا)۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ لا

62-اور اگر وہ (صلح کے حربے سے) تمہیں دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتے ہوں تو پھر حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے اللہ مکمل طور پر حساب رکھنے والا ہے (یعنی پھر تم حالات کو جانچ کر اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق فیصلے کرو) کیونکہ یہ وہی ہے جس نے اپنی تائید ونصرت اور اہلِ ایمان کے ذریعے سے تمہیں قوت فراہم کی۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

63-اور ان کے دلوں میں باہمی الفت ڈال دی ہے۔ (یہ وہ قیمتی چیز ہے) کہ اگر تم دنیا جہان کی ساری دولت بھی خرچ کر دیتے تو ان لوگوں کے دل آپس میں نہ جوڑ سکتے تھے۔ لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت پیدا کر دی۔ کیونکہ بلاشبہ وہی لامحدود غلبے کا مالک ہے اور وہی حقائق کی باریکیوں کے مطابق اٹل تدبیریں کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

64-چنانچہ اے نبی! تمہارے لئے اور اہلِ ایمان میں سے ان کے لئے جنہوں نے تمہاری اطاعت اختیار کر لی، اللہ مکمل طور پر حساب رکھنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

65-اور اے نبی! مومنوں کو جہاد کے لئے ترغیب دو (اور انہیں بتلا دو کہ) اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدمی سے ڈٹ جانے والے ہوں تو وہ (دشمن) کے دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر (ڈٹ جانے والے) سو ہوں گے تو وہ کافروں پر یعنی نازل کردہ حقیقتوں کا انکار کر کے سرکشی اختیار کرنے والے ہزار آدمیوں پر بھاری رہیں گے۔ یہ اس لئے کہ (تمہاری مخالف) قوم کے لوگ عقل وفکر سے کام لینے کی بجائے (انتقام اور نفرت کے جذبات سے اندھے ہو کر میدانِ جنگ میں آتے ہیں)۔

(نوٹ: یہ آیت آگاہی دیتی ہے کہ جہاد کا حکم اور جہاد کی ترغیب اسلامی ریاست میں فیصلے کی مرکزی حیثیت رکھنے والے کی جانب سے ہوتی ہے۔ اس دور میں یہ اختیار محمدؐ کو حاصل تھا کیونکہ اُس وقت فیصلے کی مرکزی حیثیت ان کو ہی حاصل تھی)۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

66-(چنانچہ) اب اللہ نے یہ جانتے ہوئے کہ تم (دشمن کے مقابلے میں تعداد میں) کم ہو (تو یہ طریقہ طے کیا ہے) لیکن اگر تم میں کمزوری (سامانِ جنگ کی وجہ) سے ہو تو پھر تمہارے ثابت قدمی سے ڈٹ جانے والے سو آدمی دشمن کے

دوسو پر اور ایسے ہزار آدمی دشمن کے دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آئیں گے۔ اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو ثابت قدمی سے ڈٹ جانے والے ہوتے ہیں۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾

67-(اور) یہ نبی کے شایان شان نہیں کہ زمین میں (دشمن) کو کچلے بغیر اس کے واسطے قیدی بنا لئے جائیں۔ (لہٰذا، اے اہلِ ایمان تم لوگ ابھی نبیؐ کے نصب العین کو اچھی طرح سمجھے نہیں ہو۔ اس کا کام غنیمتوں اور فدیوں سے خزانے بھرنا نہیں بلکہ کفر کی طاقت ختم کرنا اور اللہ کے احکام کو قائم کرنا ہے مگر) تم لوگ دنیا کے مال واسباب حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو جبکہ اللہ آخرت (میں تمہیں اجرِ عظیم دینے کا) ارادہ رکھتا ہے۔ اور (یاد رکھو کہ) اللہ لامحدود غلبے کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق اٹل فیصلے کرنے والا ہے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

68-(بہرحال) اگر اللہ (کی صفات میں اس طرح کی کوتاہیوں کو معاف کر دینا) نہ لکھا گیا ہوتا تو جو کچھ تم نے (قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں فدیہ) لیا تھا اس کی پاداش میں تم کو بڑی سزا دی جاتی۔

(نوٹ: 47/4 میں جنگی قیدیوں سے فدیہ وصول کرنے کی اجازت تو دے دی گئی تھی مگر اس شرط کے ساتھ کہ پہلے دشمن کو کچل دیا جائے۔ مسلمانوں نے قیدی تو پکڑ لئے مگر دشمن کو کچلنے کی شرط پوری نہ کی تھی اس لئے یہ تنبیہہ کی گئی تھی)۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ ع

69-البتہ یہ مالِ غنیمت جو تم نے (فتح کے بعد) حاصل کیا ہے، اسے حلال و پاکیزہ سمجھ کر اپنے کام میں لاؤ مگر تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین اختیار کئے رہو۔ یہ حقیقت ہے کہ (درست راستہ اختیار کرنے والوں کو) اللہ حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

ع 9 5 5

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنْ فِىْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾

70-(اور) اے نبی! ان قیدیوں سے جو تمہاری گرفت میں آچکے ہیں کہہ دو! کہ اگر اللہ نے دیکھا کہ تمہارے دلوں میں خیر سگالی کے جذبات موجود ہیں تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے، تمہیں اس سے بہتر واپس دے دیا جائے گا اور تمہاری ہر طرح سے

حفاظت کی جائے گی کیونکہ اللہ حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡا خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝

71- لیکن اگر ان کے ارادے تم سے عہد شکنی کے ہوں تو یقیناً اس سے پہلے وہ اللہ سے بھی عہد شکنی کر چکے ہیں۔ چنانچہ (اس کی سزا اللہ نے انہیں دی) کہ وہ تمہارے قابو میں آ گئے کیونکہ اللہ تو ہر بات کو جانتا ہے اور وہ حقائق کی باریکیوں کے مطابق اٹل فیصلے کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰٓـئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يُهَاجِرُوۡا مَا لَـكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا‌ۚ وَاِنِ اسۡتَـنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝

72- (لیکن اللہ کے نازل کردہ نظامِ زندگی کے لئے جدوجہد کے معاملات میں جنگی قیدیوں کی نیتوں کا حال تو ایک طرف خود اہلِ ایمان کی اپنی مکمل اطاعت بھی اہمیت رکھتی ہے (لہٰذا یہ بھی) حقیقت ہے کہ جن لوگوں نے نازل کردہ حقیقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لی اور اللہ کے احکام کی خاطر گھر بار تک کو چھوڑ دیا اور اپنے مال و دولت کو نثار کرتے ہوئے اور جانوں کی بازی لگاتے ہوئے جہاد میں شامل ہو گئے اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی تو وہی ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ لیکن جو لوگ ایمان لے آئے لیکن انہوں نے (ساتھی ایمان والوں کی حمایت میں) وطن نہ چھوڑا (اور مخالفین کے ساتھ رہنا گوارا کر لیا) تو اس وقت تک ان کی سرپرستی کرنے کی تمہاری ذمہ داری نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت کر کے (تمہارے ساتھ نہ آ ملیں)۔ البتہ اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے کوئی مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد واجب ہے بشرطیکہ یہ مدد کسی ایسی قوم کے خلاف نہ ہو جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے۔ (مگر یاد رکھو) جو کچھ بھی تم کرتے ہو (وہ ہر عمل) اللہ کی نگاہ میں ہے۔

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ تَكُنۡ فِتۡنَةٌ فِى الۡاَرۡضِ وَفَسَادٌ كَبِيۡرٌ ۝

73- اور (غور کرو کہ ایک طرف اہلِ ایمان ایک دوسرے کے ولی یعنی سرپرست ہیں اور دوسری طرف) اہلِ کفر ایک دوسرے کے ولی ہیں (چنانچہ اے اہلِ ایمان) اگر تم وہ کچھ نہ کرو گے (جس کا حکم تمہیں دے دیا گیا ہے کہ دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جاؤ اور اسے کچل کے رکھ دو) تو یہ لوگ تباہ کن آزمائش میں ڈال دیں گے اور بڑے پیمانے پر زمین میں

امن واطمینان پیدا کرنے والے ذرائع وحالات کو تباہ کر کے انسانوں کی مسرتیں چھین لیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

74-اور (ایک دفعہ پھر سن لو کہ) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کی خاطر) ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یعنی اللہ کی نازل کردہ مستقل اقدار کو قائم کرنے کے لئے جہاد کیا اور جن لوگوں نے (اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور مدد کی تو حقیقت میں یہی لوگ مومن ہیں اور انہی کی خاطر (اللہ) کی حفاظت ہے اور زندگی کی نشو ونما کا ایسا سامان ہے جو انہیں عزت وعظمت سے میسر آئے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ع 10 6 6

75-اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کی خاطر) ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ بھی تم میں ہی شامل ہیں (یہ سب اس برادری کے افراد ہیں جو ایمان کی بنیادوں پر بنتی ہے۔لیکن جہاں وراثت یا ایسے معاملات کا تعلق ہے تو) اللہ کی کتاب یعنی اللہ کے نظامِ حیات کے حوالے سے ماں کی کوکھ سے پیدا ہونے والے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے (اس لئے اس کے دیئے گئے ضابطے ناقابلِ تردید ہیں)۔